REGD No. 9.67
رجسٹرڈ نمبر ۹ ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

WEEKLY BADR QADIAN.

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۶
شمارہ ۴۹

ایڈیٹر:
محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ
سالانہ -/۷ روپے
ششماہی -/۴ روپے
ممالک غیر -/۸ روپے

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۷ فتح ۱۳۴۶ ہش	۴ رمضان ۱۳۸۷ھ	۷ دسمبر ۱۹۶۷ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۵ دسمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۳۰ نومبر کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

قادیان ۵ دسمبر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ البتہ صاحبزادی امۃ الرؤف کو خسرہ نکل چکا ہے اور اب کمزوری باقی ہے اور صاحبزادہ مرزا کلیم احمد کو خسرہ شروع ہے۔ اور حرارت بھی ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ دونوں بہن بھائی کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کا کامیاب چھہترواں سالانہ جلسہ

ہندو پاک کے مختلف علاقوں سے شمع احمدیت کے پروانوں کی شمولیت

علماء سلسلہ کی مذہبی، روحانی پُرمغز تقاریر، پُرسوز دعائیں۔ اور مجالس ذکر کا انعقاد

(رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مولوی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن۔ مدراس)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جس کی بنیاد آج سے پون صدی قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محض روحانی اغراض کے پیش نظر رکھی تھی، سابقہ روایات کے مطابق اپنے مخصوص روحانی ماحول میں ارض مقدس قادیان دارالامان میں مورخہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ نومبر ۱۹۶۷ء بروز جمعۃ المبارک ہفتہ، اتوار منعقد ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پروانے خدا کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے ارض مقدس قادیان میں جمع ہوئے۔ اور ایک دفعہ پھر انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ زندہ خدا، زندہ رسول اور زندہ کتاب پر ایمان رکھنے کے باعث خود بھی زندہ ہیں اور اپنی اس زندگی کے طفیل ساری دنیا کو ابدی زندگی سے ہمکنار کرنے کا عزم بالجزم رکھتے ہیں۔ مسیح پاک علیہ السلام کے ان ابراہیمی طیور نے جو سرزمین ہند و پاک کے مختلف آشیانوں میں آباد ہیں سرزمین قادیان میں آکر اسے تین دن تک اپنے سجدوں سے آباد کیا۔ اور اس کی فضاؤں کو ذکر الٰہی اور دعاؤں سے معمور کر دیا۔ اور حسب استطاعت علم وعرفان کی جھولیاں بھر کر واپس ہوئے۔

اندرون ملک سے جلسہ کی خاطر مرکز سلسلہ میں دور دراز کا سفر کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد آندھرا پردیش، میسور سٹیٹ، جموں وکشمیر اور پنجاب کے احباب کی تھی۔ اس کے علاوہ بنگال، اڑیسہ، بہار، بمبئی، یو پی، مدراس اور دہلی کے احباب بھی کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔

امسال پاکستان سے قریباً ایک صد احباب قافلہ کی صورت میں محترم مولانا چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن کی زیر قیادت تشریف لائے۔ اس قافلہ میں وہ مجاہدین احمدیت اور علمبرداران توحید بھی شامل تھے جنہوں نے بیرونی ممالک میں تثلیث و دہریت کے مراکز میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پیغام پہنچایا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پہنچائی تھیں۔ ان میں مکرم و محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل سابق مبلغ فلسطین و بلاد عربیہ۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن محترم مولانا ظہور حسین صاحب سابق مجاہد روس و بخارا۔ مولانا محمد صادق صاحب (سماٹرا و ملایا) مکرم مولانا امام دین صاحب (رئیس التبلیغ انڈونیشیا) مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی (سابق مبلغ بلاد عربیہ) مولوی سردار مقبول احمد صاحب ذبیح (یوگنڈا) مکرم چوہدری رشید الدین صاحب (نائیجیریا) اور مکرم سید داؤد احمد صاحب انور مبلغ گھانا اور مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب [illegible] جامعہ احمدیہ کا ایک غیر ملکی طالب علم مکرم [illegible] صاحب (تنزانیہ) بھی اسی قافلہ میں شریک تھے۔

علاوہ ازیں جزائر فجی کے دور دراز علاقہ سے محض جلسہ سالانہ قادیان و ربوہ میں شرکت کرنے اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی خاطر مختلف صعوبتیں اور دوسرے اخراجات برداشت کرتے ہوئے مکرم محمد عبد اللطیف صاحب مع اہلیہ صاحبہ محترمہ کے تشریف لائے۔

اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنا الہام "یاتون من کل فج عمیق" [illegible] دکھایا کہ ہر فج عمیق کا اس سال ایک دفعہ پھر جلوہ دکھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

قافلہ پاکستان چونکہ سرکاری ہدایات کے مطابق بذریعہ ٹرین ہی سفر کر سکتا تھا۔ اس لئے یہ قافلہ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۶۷ء کو صبح ۸½ بجے کی ٹرین سے قادیان پہنچا۔ بدیں وجہ جلسہ کا پروگرام نصف گھنٹہ پیچھے کر دیا گیا تھا۔

جلسہ کا پروگرام

مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۶۷ء
پہلا اجلاس [illegible] افتتاح کا

پہلا اجلاس ساڑھے گیارہ بجے زیر صدارت محترم حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان شروع ہوا۔ محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بنگلور (میسور سٹیٹ) کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی (ربوہ) نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

نہایت خوش الحانی سے سنائی۔

اس کے بعد محترم حضرت مولانا [illegible]
(باقی صفحہ [illegible] پر)

مرتب صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان انتظامات اور مختصر کوائف

از مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی فاضل دفتر نظارت امور عامہ قادیان

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ماہ دسمبر میں منعقد ہوا کرتا ہے لیکن چونکہ امسال رمضان المبارک کے روزے ماہ دسمبر میں آرہے ہیں اس لئے سالانہ جلسہ کا ۲۴ ۲۵ ۲۶ نومبر کی تاریخوں میں انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ اور جلسہ سالانہ کے لئے اجناس و سامانِ خورد و نوش خریدنے، تقریری پروگرام و دیگر امور کے لئے کافی عرصہ پہلے سے انتظامات شروع کروائے گئے۔ جلسہ سالانہ کے انتظامی اور دیگر امور کی بجا آوری کے واسطے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ افسر جلسہ سالانہ کی معاونت میں مندرجہ ذیل احباب نے پوری تندہی۔ توجہ اور [illegible] خلوص سے منصوبہ اور انجام دیکر جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب بنایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

نائب افسر جلسہ سالانہ۔ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری۔

مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل اور مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ نے پاکستانی زائرین کے قافلہ کی آمد و رفت کے انتظامات بہتر رنگ میں کرائے اور جلسہ کے دوران حکومت کے افسران امن و انتظامیہ سے بھی رابطہ قائم کئے رکھا۔ ان کے نائبین خاکسار عبدالقادر دہلوی و مکرم مولوی برکت علی صاحب نے بھی احسن طور پر مفوضہ امور انجام دینے کی سعادت حاصل کی

مہمانوں کے استقبال کے انچارج مکرم ماسٹر عبدالحق صاحب بی۔اے بی ٹی نے اپنے معاونین کے تعاون سے نہایت تندہی اور خدمت کے جذبہ سے کام کیا۔ اسٹیشن پر قلیوں اور مزدوروں کا اچھا انتظام تھا اور مہمانوں اور ان کے سامان کو احمدیہ محلہ میں پہنچانے کے لئے تانگے بھی کافی تعداد میں مہیا کئے گئے تھے۔ اور جن ٹرینوں پر زیادہ تعداد میں مہمان آئے۔ بجائے تانگوں پر سامان ڈھونے کے ٹرکوں سے بھی کام لیا گیا۔ جو ٹرک ایسوسی ایشن کی طرف سے سردار سنگھ صاحب نے بہ

کھتے ہوئے حاضر کر دیئے مگر ان کی اس پیشکش کو جماعت سے دوستانہ مراسم اور خدمت کے جذبہ کے تحت سمجھا جاتے۔ تاہم شکریہ کے ساتھ ان کو پٹرول کے اخراجات ادا کر دیئے گئے یہ دوست خواہش رکھتے تھے کہ ان کے ٹرکوں پر مہمان بھی سوار ہو کر جائیں لیکن مہمانوں نے اس امر کو زیادہ پسند کیا کہ وہ دیارِ حبیب میں ٹرین سے اُتر کر اسٹیشن سے دارالامان (محلہ احمدیہ) تک پیدل چل کر آئیں جس میں وہ قلبی مسرت محسوس کرتے تھے۔

غرضیکہ مہمانوں کے استقبال کے منتظمین نے مہمانوں کی آمد اور بعد جلسہ ان کی واپسی کے لئے بڑے عمدہ رنگ میں انتظام کیا جس کی وجہ سے مہمانوں کو سہولت رہی اور کسی کو پریشانی نہیں ہوئی۔ بلکہ ہر مرحلہ پر سواریوں اور باربرداری کے انتظامات کے تعلق میں اسٹیشن سے بذریعہ فون محلہ احمدیہ میں منتظمین کو بر وقت مطلع کرتے رہے جس سے مہمانوں کے محلہ احمدیہ میں استقبال کے انتظام میں سہولت پیدا ہوتی رہی

مکرم مستری ہدایت اللہ صاحب اور قریشی سعید احمد صاحب کے سپرد ایام جلسہ میں روشنی کا انتظام کیا گیا تھا انہوں نے مہمانوں کے ٹھہرنے کی اجتماعی جگہوں بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ مہمان خانہ اور مہمان گھرانوں کے ٹھہرنے کی پرائیوٹ جگہوں میں بجلی کی روشنی کا خاطر خواہ انتظام کیا۔ اسی طرح بہت سے گیس سرشام [illegible] روشن کر کے لنگر خانہ اور شعبہ اجلاس سے متعلق اور مہمانوں کے قیام گاہ کے وسیع احاطہ میں اس لئے رکھے جایا کرتے تھے کہ جلسہ کے ایام میں اگر کبھی بجلی فیل ہو جائے۔ تو مہمانوں کو اور انتظامات میں دقت کا سامنا ہو۔

مکرم مرزا محمد زمان صاحب کے ذمہ انتظام آب رسانی و صفائی تھا یہ کام انہوں نے بہت خوش اسلوبی سے انجام دیا اور جن قیام گاہوں پر مہمان ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہاں پانی بہم پہنچاتے رہے۔ اور صفائی اسی طرح مہمانوں کی قیامگاہوں کی صفائی کا خاطر خواہ

انتظام کرتے رہے۔ مدرسہ احمدیہ۔ مہمان خانہ کے کوارٹرز اور سرائے دارالمسیح میں غسل کا بھی مناسب انتظام ہے۔ جو بلحاظ صفائی کافی اچھا سمجھا جاتا ہے

کھانا پکوانے کا انتظام مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی نگران لنگر خانہ کے سپرد کیا گیا تھا۔ جنہوں نے پوری تندہی سے یہ [illegible] سرانجام دی۔ اور ایک ہزار سے زائد مہمان ہو لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کھانا تناول فرماتے تھے۔ صبح و شام بر وقت عمدہ کھانا پکوا کر منتظمین تقسیم طعام کے سپرد فرما دیتے رہے۔ ان کے سپرد جو معاونین و عملہ تھا انہوں نے شب و روز خدمت جذبہ کے تحت بڑے اشتیاق سے کام کیا۔ لنگر خانہ میں کھانا تیار ہو کر مکرم مرزا منور احمد صاحب منتظم تقسیم طعام کی سپردگی میں دیدیا جاتا تھا۔ وہ اپنے معاونین کے ساتھ کھانے کی تقسیم کا انتظام فرماتے رہے

خاص مہمانان کے لئے قیام و طعام کا علیحدہ انتظام کیا گیا تھا جس کے منتظم مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد تھے اور ان کی معاونت کے لئے بعض سلیقہ شعار نوجوانوں کو مقرر کیا گیا تھا۔ اور کھانا تیار کرنے کے لئے بھی تجربہ کار رکھنے والے کاریگر مقرر کئے گئے تھے۔ اسی طرح بعض دوسری جگہوں میں ٹھہرائے گئے اور مہمان خانہ میں مقیم معزز مہمانوں کے قیام و طعام کا احسن رنگ میں انتظام کیا گیا تھا

مدرسہ احمدیہ اور بورڈنگ کے وسیع احاطہ میں جہاں اجتماعی رنگ میں مہمانوں کو ٹھہرایا گیا تھا۔ اسی احاطہ میں امسال مہمانوں کو اجتماعی طور پر کھانا کھلانے کے لئے ایک وسیع کمرے میں میزوں کرسیوں بنچوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ میزوں پر دسترخوان بچھا کر [illegible] چینی کی صاف ستھری خوشنما رکابیوں میں کھانا مہمانوں کے سامنے پیش کیا جاتا اور شیشے کے گلاسوں میں پانی دیا جاتا۔ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے کھانے کا خاطر خواہ انتظام کرنے کے لئے وسیع پیمانہ پر پلیٹوں و گلاسوں کی پیشکش سلسلہ کے

ایک مخیر دوست نے فرمائی تھی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء جہانوں نے اس طریق سے کھانا کھلانے جانے کے انتظام کو بہت پسند کیا۔ یہ کھانے کا کمرہ روشن ہوادار (مدرسہ احمدیہ) کے باعث بقعۂ نور بنا رہتا تھا۔ اور شب کو کھانے کے وقت بجلی یہ کمرہ سورج کی روشنی کا منظر پیش کر رہا ہوتا تھا۔ روشنی کے اس انتظام کی سعادت بھی ان ہی مخلص مخیر دوست کے حصہ میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہتر جزاء عطا فرمائے۔

اجتماعی کھانا کھلانے کا انتظام مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مولوی فاضل کے سپرد تھا۔ انہوں نے اور ان کے معاونین نے یہ کام بڑے احسن رنگ میں سرانجام دیا۔ اور تمام مہمانوں کو خوش اسلوبی سے کھانا کھلاتے رہے۔ مہمان پچاس پچاس کی تعداد میں ڈائننگ روم میں داخل ہو کر کھانا تناول فرماتے اور ایک گروپ کے فارغ ہو کر باہر آنے پر دوسرا پچاس کا گروپ کھانے کے کمرے میں تشریف لے جاتا۔ یہ طریق مہمانوں کو سلیقہ سے کھانا کھلانے اور مہمانوں کی قیام گاہوں کو صاف رکھنے اور کھانے کو ضیاع سے بچانے کے لئے اختیار کیا گیا تھا جو نہایت کامیاب ثابت ہوا۔

مہمانوں کے لئے روٹی و سالن کے علاوہ کافی مقدار میں پکا چاول بھی دونوں وقت تیار کئے جاتے۔ [illegible] تقسیم ملک کے بعد زیادہ تر مہمانوں کی ایسے علاقوں سے آتی ہے جہاں کی خوراک چاول ہی ہے۔ ایسے مہمانوں کو دونوں وقت کے کھانے میں چاول دیئے جاتے تھے جس کی وجہ سے وہ بہت خوش رہتے تھے۔ اور روٹی کی بجائے پوری خوراک چاول ہی کھاتے تھے۔ جو مہمان اپنے اہل و عیال کے ہمراہ قادیان آئے تھے اور ان کو مکانوں یا پرائیویٹ جگہوں پر ٹھہرایا گیا تھا۔ ایسی جگہوں پر [illegible] بالٹیوں و برتنوں اور کھانے کی فراہمی کا انتظام مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کے سپرد کیا گیا تھا۔ ان کے ماتحت درویشوں و بورڈنگ کے چھوٹے بچے [illegible] اور دونوں وقت کھانا مہمانوں کی قیام گاہوں پر پہنچاتے اور بڑے شوق سے یہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔

بعض معزز اور مخلص مہمان جن کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ جلسہ کے ایام میں انہیں

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

قادیان کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۷ء کے موقعہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

قادیان ۳۰ نومبر۔ قادیان میں جماعت احمدیہ کے ۷۶ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] موصول ہوا [illegible] کے پہلے اجلاس میں محترم میر داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں ربوہ نے پڑھ کر سنایا افادہ احباب کی خاطر اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

الحمد للہ رب العٰلمین ۔ الرحمٰن الرحیم ۔ مٰلک یوم الدین ۔ ایاک نعبد وایاک نستعین ۔ اھدنا الصراط المستقیم ۔ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۔ اٰمین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اے میرے عزیزو، میرے پیارو، جو آج قادیان کی مقدس بستی میں جمع ہوئے ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب احمدیوں کو ہمیشہ صحیح اعتقاد پر قائم رکھے۔ اور ایسے صالح اعمال کی توفیق دیتا چلا جائے جن میں کسی قسم کا کوئی فساد نہ ہو تا آپ اس کی نگاہ میں "من فی الدار" کے مقدس گروہ میں شامل ہوں اور آپ کو اپنی حفاظت میں لے اور لئے رکھے۔ آپ کی مدد اور نصرت کے لئے آسمان سے فرشتے نازل ہوں۔ آج دنیا آپ کو پہچانتی نہیں اور نہ آپ کی قدر کرتی ہے اللہ کرے کہ میرے اللہ کی نگاہ میں آپ عزت اور محبت کا مقام پائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر دکھ اور تکلیف سے محفوظ رکھے۔ ہر رنج اور غم سے بچائے رکھے۔ آپ کی سب پریشانیاں دور فرمائے دل کا سکون اور روح کا اطمینا عطا کرے۔ قناعت اور ایثار کی خنکی سے آپ کے دل ہمیشہ ٹھنڈک اور سرور حاصل کرتے رہیں۔ نور السمٰوٰت والارض کے نور کی چادر میں آپ ہمیشہ لپٹے رہیں۔ اور اس کی رضاء کی جنتوں میں آپ پرورش پائیں۔ اس دنیا میں بھی اور اُس دُنیا میں بھی۔ آمین۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم روحانی فرزند مسیح موعود و مہدی معہود کا وعدہ فرمایا تھا۔ اور بشارت دی تھی کہ آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی قوت قدسیہ کے طفیل اس عظیم روحانی فرزند کی فنافی اللہ اور فنافی الرسول کی روح کی برکت سے اسلام ایک دفعہ پھر دنیا پر چھا جائے گا۔ اور ایک دفعہ پھر اسلام اپنے حسن اور اپنے احسان کے جلوؤں سے دنیا کے دل جیتے گا۔ اور غالب آئے گا۔ اور یہ غلبہ تا قیامت قائم رہے گا۔

اسلام کے حسن کے جلوے تو وہ دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ ہیں اور وہ حسین تعلیم ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی جھولیاں بھر دی ہیں۔ اس سے کبھی غافل نہ ہوں نہ یہ بھولیں کہ ساری دُنیا ہی اس میں برابر کی شریک ہے۔ پس ان دلائل اور حسین تفسیر کی روشنی میں قرآن کریم کو سمجھنے اور اس کی برکات سے فائدہ اُٹھانے کی خود بھی کوشش کریں۔ اور اپنی نسلوں کو بھی اس حسن کا عاشق صادق اور اس روحانی سرور کا دلدادہ بنانے میں ہر ممکن سعی کریں۔ نیز دنیا کو اس کا فی ہے تا وہ بھی اس حقیقی حسن سے گھائل ہو اور وہ اس فتنہ بو گرانی سے [illegible] اور دلوں کے سب بُت توڑ کر اور حسن محمد مازی سے منہ موڑ کر اس حقیقی [illegible] تبدیل لے۔ پاک دل اور پاک خیال بن جائے۔

اسلام کے احسان کے جلوے وہ اعمال ہیں جو قرآنی تعلیم کے مطابق آپ کی بہبود کے لئے اور اس کی ہمدردی میں بجا لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر امت بنایا ہے۔ وہ آپ کو دنیا کا خادم دیکھنا چاہتا ہے۔ پس ہر ایک سے حسن سلوک کریں۔ خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ ہر ایک سے ہمدردی اور غمخواری آپ کا شیوہ ہو۔ اور باہمی اخوت اور محبت آپ کا شعار۔ [illegible] آپ کی دشمن ہو تو ہو۔ آپ کسی کے دشمن نہیں نہ کسی سے آپ کو عداوت۔ فلعلک باخع نفسک کا محمدی اسوہ اپنے سامنے رکھیں۔ اور اپنے [illegible] اپنی ساری اوقات اپنی زندگی کی ہر گھڑی اپنے رب کے لئے دُنیا کے دل جیتنے میں خرچ کریں۔

دلوں پر آخری فتح حاصل کرنے کا وقت قریب آ رہا ہے خدا غضب میں [illegible] اور یہ دنیا کے لئے انتہائی فکر مند۔ ہماری بڑی اور ہماری چھوٹی نسل پر بڑی ہی ذمہ داری آ پڑی ہے۔ دُنیا نمونہ کی محتاج ہے اور اسلام کا صحیح نمونہ سوائے ہمارے اور کوئی پیش نہیں کر سکتا۔ سوائے ہمارے؟ کیونکہ ہم نے ہی اپنے رب کی توفیق سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مہدی اور آپ کے عظیم روحانی فرزند کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد باندھا ہے۔

اگر ہم واقعہ میں اور حقیقی طور پر دین کو دُنیا پر مقدم کرنے والے بن جائیں اگر ہم واقعہ میں اور سچے طور پر دُنیا کے خادم بن جائیں۔ اگر ہماری عملی زندگی میں دنیا حقیقتاً اسلام کے احسان کے جلوؤں کو موجزن پائے اور دیکھے۔ اگر اور جب حقیقتاً ایسا ہو جائے۔ تب ہی تو دُنیا اپنے رب کو پہچان سکتی ہے اور اس کا عرفان اور معرفت حاصل کر سکے۔ اپنے دل اور اپنی روح کے ساتھ اس کے آستانہ پر جھک سکتی ہے۔ اس کے غضب سے بچنے کے قابل ہو سکتی ہے۔

پس اُٹھو اور بیدار ہو جاؤ۔ سستیاں ترک کرو۔ اور کمر ہمت کس لو۔ اور اپنی دعاؤں۔ اپنے علم۔ اپنے عمل۔ اپنے حسن سلوک اور اپنی ہمدردی اور غمخواری سے دنیا پر اسلام کے حسن اور اس کے احسان کے جلوے ظاہر کرو۔ اور دنیا کے دل اپنے رب کریم کے لئے جیت لو۔ اور اپنے رب کے محبوب بن جاؤ۔

[illegible] ۔ توکلنا وربہ التوفیق

فقط آپ سے بے حد محبت اور پیار کرنے والا

خاکسار

آپ کی دعاؤں کا محتاج

مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

قادیان میں رمضان المبارک | قادیان ۵ دسمبر۔ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ کل سے شروع ہو چکا۔ حسب دستور سابق اس سال بھی مقامی طور پر قادیان میں [illegible] کا اہتمام کیا گیا یعنی مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء مکرم حافظ [illegible] دین صاحب پڑھا رہے ہیں اور مسجد مبارک میں مکرم [illegible] محمد [illegible] صاحب [illegible] بعد نماز فجر ہر دو مساجد میں حدیث شریف کا درس ہوتا ہے اور [illegible]

[illegible] کرام درس دے رہے ہیں۔ [illegible] مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ درس دے رہے ہیں۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں اس کے نفوس اور اس کے اموال میں برکت ڈالوں گا

جماعت احمدیہ کی گذشتہ پچھتّر سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ یہ وعدہ الٰہی کس شان کے ساتھ پورا ہوا

اللہ تعالیٰ نے ہماری حقیر قربانیوں کے بدلہ میں ہمارے نفوس اور اموال میں کئی ہزار گنا اضافہ کر دیا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳ نومبر ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت

اسلام کس مپرسی کی حالت میں تھا

اور دنیا سے، اسلام کی خدمت، اسلام کے نام پر اور غلبہ اسلام کے لئے اپنے اموال قربان کرنے کی طرف توجہ نہیں دے رہی تھی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نشأۃ ثانیہ کے سامان پیدا کئے اور آپ کو مخلصین کی ایک جماعت دی گئی جو اپنے نفوس اور اپنے مال کی قربانی خدا کی راہ میں دینے والی تھی۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندوں سے قربانیاں لیتا ہے تو اس دنیا میں بھی اپنے فضلوں کا انہیں وارث بناتا ہے چنانچہ جب اس زمانہ میں نشأۃ ثانیہ کی ابتداء میں مخلصین کی ایک جماعت پیدا ہوئی اور انہوں نے اپنے وقتوں اور اپنی زندگیوں اور اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے ایک وعدہ کیا۔ اور وہ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا (جماعت کے متعلق) کہ میں ان کے نفوس اور ان کے اموال میں برکت ڈالوں گا۔ آؤ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کس رنگ اور کس شان کے ساتھ پورا ہوا۔ میں اس وقت

جماعت احمدیہ کی تاریخ کے گذشتہ پچھتّر سالوں پر طائرانہ نگاہ

ڈالوں گا۔ یہ ۱۹۶۷ء ہے اس میں سے پچھتّر ہم نکال دیں تو ۱۸۹۲ء کا سال بنتا ہے اور جب ہم ۱۸۹۲ء اور ۱۹۶۷ء کے درمیانی پچھتّر سالہ عرصہ پر طائرانہ نظر ڈالتے ہیں اور مجموعی ترقی نفوس میں اور اموال میں مشاہدہ کرتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو قدرت کاملہ کا مالک ہے اپنے بندوں پر کس طرح فضل کرتا ہے ۱۸۹۲ء میں نفوس کے لحاظ سے ۱۸۹۲ء کے صحیح اعداد و شمار تو فی الحال ہمارے ریکارڈ میں نہیں کیونکہ ہماری باقاعدہ مردم شماری کبھی نہیں ہوئی لیکن ایک عام اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ جلسہ سالانہ ۱۸۹۲ء میں حاضری جلسہ ۳۲۷ تھی (کی حاضری دیکھ کر دیکھو ہ) کے کہ اس وقت جماعت احمدیہ کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ یا اگر بہت ہی کھلا اندازہ کیا جائے تو ایک ہزار سے [illegible] ہزار کے درمیان تھی۔ عام اندازہ کے مطابق ۱۹۶۷ء کی یہ تعداد اس بڑی تعداد سے بڑھ کے کم و بیش تیس لاکھ کے قریب ہو گئی ہے۔

میرے اندازہ کے مطابق

تیس لاکھ [illegible] اور یہ جو زیادتی ہیں وہ حیرت انگیز ہوئی۔ ایک پیدائش، ایک تبلیغ۔ ہر دو راہوں سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے نفوس میں برکت ڈالی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا تو یہ فرمائی تھی کہ

اک سے ہزار ہوویں

لیکن جب اس تعداد کا جو ۱۹۶۷ء کی ہے۔ ۱۸۹۲ء کی تعداد سے ہم مقابلہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں گویا یہ کہا کہ تم اک سے ہزار مانگتے تھے میں اک سے تین ہزار کرتا ہوں۔ چنانچہ جب ہم ان دو اعداد و شمار کا آپس میں مقابلہ کرتے ہیں۔ گو اگر اس وقت ایک ہزار احمدی سمجھے جائیں) ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو تین ہزار کر دیا ہے۔ اک کو ہزار نہیں۔ اک کو تین ہزار بنا دیا ہے۔ کیونکہ ۳ ہزار کو ہزار کے ساتھ ضرب دیں۔ تب یہ موجودہ شکل ہمارے سامنے آتی ہے اور اگر ۱۸۹۲ء میں جماعت کی تعداد تین ہزار سمجھی جائے۔ جو میرے نزدیک بہت زیادہ اندازہ ہے۔ تو پھر بھی اس سے اک سے ہزار ہوویں والی دعا اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی۔ اور پچھتّر سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے

جماعت کے نفوس کو ایک ہزار گنا زیادہ کر دیا

یہ معمولی زیادتی نہیں حیرت انگیز زیادتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا جہاں اظہار ہوتا ہے۔ وہاں عقل کی رسائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرت اپنے بندوں پر جلوہ گر ہوتی ہے۔ اور تمام اندازوں کو غلط کر کے رکھ دیتی ہے۔ اگر یہ امید رکھیں اور یہ یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مستقبل میں بھی اس جماعت کو اسی رنگ میں اور اسی حد تک قربانیاں دینے کی توفیق دے گا جس طرح گذشتہ پچھتّر سال وہ دیتا رہا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی اسی رنگ میں ہوتے رہیں گے۔ یہ تعداد اگر اسی نسبت سے بڑھتی رہے تو آج سے پچھتّر سال کے بعد تین ارب اور نو ارب کے درمیان ہو جائے گی جس کا مطلب تھا کہ اگر ہم اپنی دعاؤں سے اور اپنی تدبیر سے اور اپنی قربانیوں سے اور اپنی فدائیت اور جاں نثاری سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اسی طرح جذب کرتے رہیں جس طرح گذشتہ پچھتّر سال ہم نے جذب کیا تھا تو اگلے پچھتّر سال میں اسلام دنیا پر غالب آ جائے گا اور [illegible] نشأۃ ثانیہ جو عہد ہم سے وہ پوری کامیابی کے ساتھ دنیا پر ظاہر ہو جائے گی۔ خدا کرے کہ جماعت کو اسی طرح قربانیاں دینے کی توفیق ملتی رہے۔

یہ بھی کہا گیا تھا کہ میں ان کے

اموال میں برکت

ڈالوں گا۔ اب اموال کو ہم دیکھتے ہیں۔ ۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ میں ۱۸۹۲ء کے

لئے چندوں کے وعدے دیئے گئے وہ انتظام اس وقت قائم نہیں تھا جو آج قائم ہے) اور وہ وعدے ساری جماعت کے سمجھے جانے چاہئیں۔ کیونکہ تمام مخلصین جلسہ سالانہ پر جمع ہو جاتے تھے۔ تو ۱۸۹۲ء کے لئے ۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ پر جماعت نے جو وعدے دیئے ان کی رقم سات سو کچھ روپے تھی اور آج پچھتر سال گزرنے کے بعد عملاً جماعت جو مالی قربانیاں خدا کی راہ میں پیش کر رہی ہے اس کی رقم ایک کروڑ سے اوپر نکل گئی ہے۔ ہم سات سو کی بجائے اگر ایک ہزار لے لیں (کیونکہ ان وعدوں کے علاوہ وہ دوست جو بعض مجبوریوں کی وجہ سے رہ جاتے ہیں انہوں نے اور بھی وعدے کئے ہوں گے اور رقمیں بھجوائی ہوں گی) تو اگر ۱۸۹۲ء کی آمد ایک ہزار روپیہ سمجھیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ اس کے مقابلہ میں ۱۹۶۷ء کی آمد ایک کروڑ سے اوپر نکل گئی۔ تحریک جدید کے چندے، صدر انجمن کے چندے، وقفِ جدید کے چندے۔ وقفِ عارضی کا جو خرچ ہوتا ہے (اگرچہ وہ ... رجسٹروں میں درج نہیں ہوتا لیکن وہ بھی خدا والے کی راہ میں خرچ ہے جو ایک احمدی کر رہا ہے۔ اپنے خرچ پر باہر جاتا ہے۔ کرایہ خرچ کرتا ہے۔ وہاں اپنے گھر سے زائد اسے خرچ کرنا پڑتا ہے) ان سب کو اکٹھا کیا جائے تو

یہ رقم ایک کروڑ سے کہیں اوپر نکل جاتی ہے

یہ ایک کروڑ کی رقم اس وقت سے لینا ہوں۔ تو ایک ہزار سے بڑھ کر ایک کروڑ تک ہماری مالی قربانیاں پہنچ گئیں۔ یہ بھی دس ہزار گنا رقم بن جاتی ہے گویا ایک روپے کے مقابلہ میں دس ہزار روپے کے چندے بنتے ہیں یعنی ۱۸۹۲ء میں اگر جماعت نے ایک روپیہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق اپنے رب سے حاصل کی تو اسی برگزیدہ جماعت نے ۱۹۶۷ء میں دس ہزار روپیہ (اس ایک روپیہ کے مقابلہ میں) خرچ کرنے کی اپنے رب سے توفیق پائی۔ یہ تو چندوں کی نسبت ہے مگر وعدہ کیا گیا ہے کہ اموال میں برکت دی جائے گی۔ اب جس نسبت سے جماعت کے اموال بڑھے ہیں وہ دس ہزار گنا سے زیادہ ہے کیونکہ ۱۸۹۲ء میں تو قریباً سو ہی مخلص تھے اور پوری قربانی دے رہے تھے خدا کی راہ میں لیکن ۱۹۶۷ء میں تعداد چونکہ بڑھ گئی ہے بہت سے ہم میں سے ایسے ہیں جو تربیت کے محتاج ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ آج سے ایک سال یا دو سال یا چار سال یا پانچ سال کے بعد اس ارفع مقام پر پہنچ جائیں گے جس پر اللہ تعالیٰ انہیں دیکھنا چاہتا ہے اور ان کے چندوں کی شرح اس شرح کے مطابق ہو جائے گی جو ۱۸۹۲ء میں مخلصین دیا کرتے تھے۔ اگر اس لحاظ سے دیکھا جائے جو اموال منقولہ اور غیر منقولہ ۱۸۹۲ء کے احمدیوں کے پاس تھے آج اس کے مقابلہ میں جماعت کے مجموعی اموال منقولہ یا غیر منقولہ کی قیمت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ

دس ہزار گنا سے زیادہ برکت

ڈال دی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل ہم پر نازل ہو رہے ہیں۔ بعض نقطۂ نگاہ سے بھی ہم دیکھتے ہیں تو عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔ اب پچھتر سالہ عرصہ قوموں اور جماعتوں کی زندگی میں کوئی لمبا عرصہ نہیں ہے۔ اس چھوٹے سے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت پر اپنے ایسے فضل کئے کہ ان کی تعداد "ایک سو تیرہ ہزار ہو گئی" والی دعا سے بھی بڑھ گئی اور ان کے اموال میں جو برکت اللہ تعالیٰ نے ڈالی وہ ایک سے دس ہزار کی نسبت سے بڑھ گئی۔ اس سے ہم اس صداقت تک پہنچتے ہیں کہ جماعت احمدیہ خدا کی راہ میں جو مالی قربانیاں دیتی ہے وہ ضائع نہیں جاتیں۔ اس دنیا میں بھی خدا کی راہ میں دی گئی رقم تمہیں واپس مل جاتی ہے اور صرف اتنی ہی نہیں ملتی، دوگنی ہی نہیں ملتی۔ دس گنے یا سو گنے ہی زیادہ نہیں ملتی۔ جیسا کہ ابھی میں نے اعداد و شمار سے بتایا ہے بلکہ دس ہزار گنے زیادہ ملتی ہے۔ ایسے خاندان بھی ہیں جماعت کے کہ ان کے والد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جتنی قربانی دی ان کے بچوں میں سے ایک ایک کی ماہوار آمد ان کی ساری زندگی کی مالی قربانی سے زیادہ تھی

تو اللہ تعالیٰ بڑے فضلوں کا مالک ہے اور بڑے فضل کر رہا ہے اور کرنا چاہتا ہے۔ اور

اس لحاظ سے اگر ہم اندازہ لگائیں

کہ اگلے پچھتر سال میں ہمارے مالوں میں کس قدر برکت پیدا ہو جانے کی (مجموعی طور پر جماعت کے مالوں میں) تو بے شمار رقم بن جاتی ہے اس لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو دنیا میں ایک فوقیت عطا کرے گا۔ اور یہ ڈیڑھ سو سال کا عرصہ کوئی لمبا عرصہ نہیں ہے ایک آواز جو اکیلی اور تنہا آواز ایک غریب انسان کی آواز، ایک ایسے انسان کی آواز تھی جو دنیوی لحاظ سے کوئی وجاہت یا اقتدار نہیں رکھتا تھا لیکن اپنے رب سے انتہائی پیار کرنے والا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اس طرح محو تھا کہ امتِ مسلمہ میں ویسی محبت اور عشق کسی امتی نے اپنے امام اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی نہیں کی اس کو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اب کہ میں دنیا میں تیرے ذریعہ سے اسلام کو پھر غالب کرنا چاہتا ہوں اور ایک ایسی جماعت پیدا کروں گا (یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ) کہ آسمان سے فرشتے نازل ہوں گے اور انہیں وحی کریں گے کہ وہ اٹھیں اور تیری خدمت میں لگ جائیں۔ پھر یہ ایک چھوٹی سی جماعت تھی ۱۸۹۲ء میں مگر وہ بڑھتی چلی گئی۔ اتنی تعداد میں جیسا کہ ابھی میں نے بتایا ہے ایک ہزار گنا زیادہ نہیں تین ہزار گنا زیادہ ہو گئی۔

اور کہا گیا تھا کہ ان کے اموال میں برکت دی جائے گی چونکہ انہوں نے خدا کی راہ میں ایسے وقت میں قربانیاں دیں جب مسلمان کہلانے والے بھی اسلام کی خاطر ... دینے میں بڑی ہچکچاہٹ محسوس کرتے تھے اور عملاً کوئی قربانی نہیں دے رہے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اتنا فضل کیا کہ ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں جو ایک روپیہ انہوں نے دیا اس کے بدلے میں ان کو اور ان کے خاندانوں کو دس ہزار روپیہ سے بھی زیادہ خدا نے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ... سے بھی زیادہ ان کے اموال کر دیئے۔ پس جو کچھ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہیں یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اموال ضائع ہو گئے۔ ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ اتنا ہی ہمیں مل جاتا ہے۔ پھر ہمیں دوگنا ... ہے۔ جتنا تم نے دیا تھا وہ تمہیں واپس مل گیا۔ بلکہ

اللہ تعالیٰ کا فعل بڑی وضاحت سے یہ بتا رہا ہے

کہ تم ایک روپیہ میری راہ میں خرچ کرو میں دس ہزار روپیہ تمہیں لوٹا دوں گا۔ اس دنیا میں اور جو بدلہ اس کی محبت کا اور اس کی رضا کا اور اس کی جنت کا اخروی زندگی میں ملنا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ پس بڑا سستا سودا ہے۔ اور اس پس منظر میں آج آپ کو یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ

وقفِ جدید کی طرف آپ توجہ کریں

میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا اور یہ امید ظاہر کی تھی کہ اگر ہمارے اطفال اور ناصرات اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ... کے والدین اپنے بچوں کی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان کی برکت کا سامان ... کرنا چاہیں تو جو چھوٹے بچے ابھی ناسمجھ ہیں ان کی طرف سے بھی وقفِ جدید میں کچھ روپے دیں تو اللہ تعالیٰ بڑی برکت ڈالے گا۔ اور جن کو تھوڑا بہت شعور حاصل ہو گیا ہے ان کے سامنے والدین یہ بات رکھیں کہ خدا تعالیٰ ایک ... فقیر اور بھکاری کے رنگ میں تمہارے سامنے نہیں آتا (نعوذ باللہ) بلکہ ایک دیالو، ایک محسن، فضل کرنے والی ہستی کے طور پر تمہارے سامنے آتا ہے اور تمہیں کہتا ہے کہ میری راہ میں اموال خرچ کرو۔ اگر تم اس دنیا میں بھی دس ہزار گنا زیادہ اموال کو حاصل کرنا چاہتے ہو۔

تو اگر

سارے کے سارے اطفال و ناصرات

اس طرف توجہ کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ سارا بوجھ ... ہمارے اطفال اور ناصرات اٹھا سکتے ہیں جو ... بچے ہوں ... بلوغت ... جن کی عمر ابھی پندرہ سال کی نہیں ہوئی۔ ایک منٹ کی عمر سے ... کی عمر تک جتنے بچے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دیئے ہیں اگر ان کی طرف ... زیادہ خود اگر ... سمجھتے ہیں وقفِ جدید کے لئے کم از کم چھ روپے سالانہ دیں جو کوئی ایسی بڑی رقم نہیں ہے تو ... ان کے ...

چسپاں کر نے سے شروع کر دے گا۔

بعض خاندان بچوں کی طرف سے بنک میں رقم جمع کرانی شروع کر دیتے ہیں پہلے مہینے سے ہی بعض دوسرے تیسرے سال سے تا جب یہ بڑے ہوں گے تو اُن کے یہ کام آئے گی۔ تو بنکوں کی رقموں نے کیا بڑھنا ہے۔ ضائع ہونے کا تو اندیشہ ہے لیکن اس قدر بڑھاؤ کی کا وہاں کوئی سامان نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے خزانہ میں تو نفع ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں اور بڑھاؤ کی کے اتنے سامان ہیں کہ ایک روپیہ آپ کی طرف سے خدا تعالیٰ کے بنک میں جمع کرائیں گے۔ بہ ظاہر رو کے طور پر تو جس وقت وہ بڑے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو ایک کی بجائے دس ہزار یا شاید اس سے بھی زیادہ دے گا۔

بچوں کی طرف سے چونتیس ہزار آٹھ سو کے وعدے

سال رواں کے ہوئے ہیں جس کا یہ مطلب ہے کہ تمام احمدی بچوں کو اس طرف توجہ نہیں دلائی گئی۔ اور تمام احمدی ماں باپ نے اپنے بچوں کی بہبود کی طرف توجہ نہیں دی۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں اطفال و ناصرات اور چھوٹے بچے ایسے تھے جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا۔ لیکن اس وقت تک کہ دس مہینے سال کے گزر چکے ہیں وعدوں کے مقابل آمد بڑی کم ہے اور یہ بڑی فکر کی بات ہے۔ آپ نے بچپن میں بچے کو یہ عادت نہیں ڈالنی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ تو کرے مگر پورا نہ کرے۔ آپ نے تو اس کو یہ عادت ڈالنی ہے کہ جب وہ خدا سے وعدہ کرے تو زمین و آسمان ٹل جائیں اس کا وعدہ پورا ہو۔ اور آپ نے اس کے دل میں یہ احساس بیدار رکھنا ہے کہ خدا کی راہ میں جو مال دیا جاتا ہے وہ ضائع نہیں ہو جاتا بلکہ جیسا کہ ہماری تاریخ اس پر شاہد ہے ایک سے دس ہزار گنا زیادہ ہو کر وہ واپس ملتا ہے (اس دنیا میں)

اب سال کے دو مہینے باقی رہ گئے ہیں

میں یہ درخواست کرتا ہوں اور میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ جماعت اس کی طرف فوری توجہ دے گی اور پندرہ دسمبر سے پہلے پہلے تمام وعدے پورے ہو جائیں گے۔ اطفال کے بھی اور جو بڑوں کے وعدے ہیں وہ بھی۔ اس میں بھی کافی کمی ہے۔ ہمارا ٹارگٹ تھا دو لاکھ سترہ ہزار کے قریب۔ ہمارے وعدے تھے ایک لاکھ پچانوے ہزار نو سو کے قریب۔ ہماری آمد دس مہینے کی ہے ایک لاکھ چھتیس ہزار۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کم از کم ساٹھ ہزار کے قریب ان دو مہینوں میں آمد ہونی چاہیئے۔ اور بچوں کی طرف سے کم از کم بائیس ہزار آٹھ سو روپیہ آمد ہونی چاہیئے۔ یہ بائیس ہزار اس ساٹھ ہزار میں شامل ہیں لیکن اس سے بھی وقف جدید کی ضرورت پوری نہیں ہوتی کیونکہ مشاورت کے موقعہ پر دوستوں نے اس چیز کو محسوس کیا کہ ہمارے پاس زیادہ سے زیادہ معلم ہونے چاہئیں اور جو دوست وقف عارضی کے سلسلہ میں باہر جاتے [illegible] انہوں نے مجھے خطوط لکھے کہ اس جماعت کو ضرورت ہے آپ [illegible] کو یہاں بھجوا دیں اور ہر خط کے اوپر میں فکر مند ہو جاتا ہوں کہ ضرورت ہے مگر معلم نہیں۔ میں آدمی کہاں سے لاؤں؟؟؟ اور میں نے پہلے بھی متعدد بار تحریک کی ہے اور اب بھی تحریک کرتا ہوں کہ

وقف جدید کو معلم بھی دیں

ایسے معلم جو واقع میں اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کرنا چاہیں ایسے معلم نہیں جو یہ سمجھیں کہ دنیا میں کہیں اور جگہ ان کا ٹھکانا نہیں رہا چلو وقف جدید میں جا کے معلم بن جائیں۔ معلم ایسا ہو جو خدا اور اس کے رسول سے محبت کرنے والے ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تفسیر قرآن بیان کی ہے اس سے دلی لگاؤ رکھنے والے اسے پڑھنے والے یاد رکھنے والے اور خدمت کا بے انتہا جذبہ رکھنے والے جس کے دل میں خدمت خلق کا جذبہ نہیں وہ معلم نہیں بن سکتا کیونکہ یہ حقیقت ہے۔ دنیوی لحاظ سے یا دینی لحاظ سے ہم اپنے بھائی کو جو کچھ بھی دیتے ہیں وہ خدمت کے جذبہ کے نتیجہ میں دیتے ہیں۔ اس کے بغیر ہم دے ہی نہیں سکتے۔ اپنا وقت [illegible] کو دیں۔ اپنا مال اس کو دیں۔ اپنی زندگی اس کو دیں۔ دنیا کی کسی بہبود کے لئے یا آخرت کی بہبود کے لئے جب ہم قرآن کریم اس کو سکھا رہے ہوتے ہیں۔ جب ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اس کے سامنے رکھ رہے ہوتے ہیں یا ہم اس کی خاطر اس کا کوئی دنیوی کام کرانے کے لئے اس کے ساتھ باہر نکلتے ہیں ہر دو صورتیں جو ہیں وہ اس لئے پیدا ہوتی ہیں کہ ہمارے دل میں خدمت خلق کا جذبہ ہے۔ اگر خدمت خلق کا جذبہ نہ ہو۔ نہ دینی لحاظ سے نہ دنیوی لحاظ سے تو ہم اس کی خدمت کے لئے باہر نہیں نکل سکتے۔ پس ہمیں ایسے بے نفس خدمت گذار معلم چاہئیں۔

منصوبہ یہ ہے کہ آئندہ جنوری میں پہلے سال کی نسبت زیادہ تعداد میں آدمی لئے جائیں جس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے سالوں کی نسبت ان پر زیادہ خرچ کیا جائے اور جو منصوبہ تھا اس کے مطابق اس کو دو لاکھ سترہ ہزار روپیہ چاہیئے۔ وعدے اس سے قریباً بائیس ہزار کے کم آئے ہیں۔

پس

میں آپ سے یہ کہتا ہوں

کہ آگے بڑھیں اور اپنے وعدوں کی حدود کو پھلانگتے ہوئے اس مقام تک پہنچ جائیں جو جماعت کی ضرورت کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھے بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلانات نکاح

۱۔ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مورخہ ۲۶ کو بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے عزیزہ صدیقہ بیگم بنت مکرم سیٹھ محمد الدین صاحب سکندر آباد کا نکاح مکرم ڈاکٹر جعفر علی صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ ساکن حیدر آباد سے بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (ادارہ بدر)

۲۔ مورخہ ۲۶ کو بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد مبارک میں عزیز شریف احمد ولد محمد سیف علی صاحب مرحوم ساکن جڑچرلہ ضلع محبوب نگر آندھرا پردیش کا نکاح عزیزہ نور جہاں بیگم بنت محمد مخدوم چھپیل صاحب ساکن اڑکھیڈ تعلقہ کلکرتی ضلع محبوب نگر آندھرا پردیش کے ساتھ مبلغ پانچصد پچیس روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس نکاح کے فریقین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دل سے دعا فرمائیں

خاکسار محمد انعام غوری سیکرٹری مال جماعت احمدیہ یادگیر

سپرنٹنڈنٹ

بطور شکرانہ مکرم محمد مخدوم صاحب چھپیل کی طرف سے مبلغ ۵/- روپے اعانت بدر میں موصول ہوئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

۳۔ مسماۃ امۃ الحی صاحبہ بنت مکرم مرزا امیر بیگ صاحب آف گونڈہ کا نکاح مکرم محمد منظر حسن صاحب ولد نذر محمد صاحب ساکن نام پور ضلع مظفر نگر کے ساتھ مبلغ ایک ہزار پانچصد روپیہ حق مہر قرار پایا۔

مورخہ ۲۸ نومبر بروز منگل محترم حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر مقامی قادیان نے مسجد مبارک میں بعد [illegible] اس نکاح کا اعلان فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ [illegible] کو جانبین کے لئے موجب برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

خاکسار بشیر احمد [illegible] قادیان

حسن سلوک ۔ اکرام ضیف ۔ صدقہ وخیرات دیانت داری سچائی وغیرہ اخلاقی فاضلہ کے متعلق بہت ایمان افروز اور دلچسپ واقعات سنائے ۔ اور اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تعلیمات میں سے چند اقتباسات پڑھکر سنائے جو اخلاقِ فاضلہ کے متعلق تھیں

مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم منظور احمد صاحب گھنوکے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عربی نعتیہ کلام سے

یا عین فیض اللہ والعرفان
یسعی الیک الخلق کالظمآن

مع ترجمہ سنایا۔ اس اجلاس کی آخری تقریر زیر عنوان

اسلام کی اخلاقی تعلیم

مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی ۔ آپ نے انسانی پیدائش کی غرض وغایت بیان کرنے کے بعد بتایا کہ انسان اپنی عقل کی روشنی میں خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا ۔ جب تک خدا تعالیٰ خود اپنے تک پہنچنے کا راستہ اور ذریعہ بیان نہ فرمائے ۔

فاضل مقرر نے قرآن کریم کی تعلیمات کی خوبیاں اور اس کی عظیم الشان خصوصیات اور محاسن بیان کرتے ہوئے ثابت کیا کہ قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے ۔

خُلق اور خَلق کی تعریف بیان کرنے کے بعد اخلاق کے بارے میں دیگر مذاہب کی تعلیمات سے اسلامی تعلیمات کا اچھے رنگ میں موازنہ کیا اور اسلام کی اخلاقی تعلیمات کی برتری ثابت فرمائی ۔ آپ نے بتایا کہ اسلام نے جو اخلاقی تعلیم پیش فرمائی ہے اس کی بنیاد وجود باری تعالیٰ پر کامل یقین اور تعلق پر مبنی ہے اس ضمن میں آپ نے مختلف قرآنی آیات احادیث اور کلمات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ثابت فرمایا کہ کس طرح ایک انسان خدا تعالیٰ پر یقین کامل کے ذریعہ اپنے اندر اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ پیدا کر سکتا ہے ۔ مکرم مولوی صاحب موصوف کی اس پُر مغز تقریر کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر کشمیری نے قادیان دار الامان اور اس کے ساکنین کے ساتھ اپنی عقیدت کا اظہار اپنی ایک نظم میں کیا ہے جسے دلچسپی سے سنا گیا ۔

آخر میں صاحب صدر نے فرمایا آج کی دونوں تقاریر خاص طور پر اخلاقیات سے تعلق رکھتی ہیں اور نمونہ کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق کو پیش کیا ہے ۔ ان ہر دو تقاریر کی روح دراصل یہ ہے کہ ہر ایک احمدی بچہ اور احمدی فضائل و اخلاق کو اپنا کر ان کو اپنے دل و دماغ میں جگہ دے اور اس نمونہ کو قائم رکھے

محترم جناب صدر صاحب کے اس مختصر خطاب کے بعد یہ شبینہ اجلاس ٹھیک ۱۰ ½ بجے ختم ہوا ۔

تیسرا دن ۔ پہلا اجلاس

قادیان میں جماعت احمدیہ کے سالانہ اجتماع کے آخری دن کا پہلا اجلاس ۱۰ بجے صبح محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لندن کی زیر صدارت منعقد ہوا ۔

مکرم حکیم محمد سعید صاحب کی تلاوت کے بعد چوہدری شبیر احمد صاحب نے نظم سنائی اس جلسہ کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ کی تھی جس کا عنوان تھا

اسلام دنیا میں امن کا ضامن ہے

پہلے آپ نے موجودہ عالمی بدامنی کا سرسری جائزہ لیا۔ اس کے بعد فاضل مقرر نے قیام امن کے لئے اسلام کی سنہری تعلیمات کو پیش فرمایا ۔ اور اسلامی احکام نہایت دلنشین انداز میں بیان فرماتے ہوئے ان کی برتری اور عظمت بیان کی

دوران تقریر محترم مولانا صاحب نے مختلف تاریخی واقعات اور بزرگوں کی شہادتوں کی روشنی میں ناقابل تردید رنگ میں اس الزام کا جواب دیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے ۔ آپ نے بتایا کہ اسلام میں حریت ضمیر کی آزادی آراء اور آزادی مذہب کی تعلیم ہے

آپ نے موجودہ دنیا کی بدامنی کی سب سے بڑی وجہ تقسیم دولت کے مسئلہ کو قرار دیتے ہوئے اسلامی احکام تقسیم ورثہ ۔ حرمت سود ۔ زکوٰۃ و صدقات نظام وصیت اور دولت کے ایک جگہ جمع ہونے کی ممانعت پر تفصیل سے روشنی ڈالی ۔

اس پُر از معلومات تقریر کے بعد مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک نظم ؎

ہم دنیا میں سب کا بھلا چاہتے ہیں

خوش الحانی سے سنائی ۔

اس کے بعد محترمی صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے آج کے اس جلسہ کے معزز مہمان سابق وزیر پنجاب جنرل راجندر سنگھ سپیرو کا تعارف فرمایا۔ اور بتایا کہ آپ پنجاب میں ایک قومی لیڈر کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ اور ہر سلسلہ سے بہت زیادہ ہمدردی رکھنے والے اور تعاون کرنے والے ہیں تعارف کے بعد جنرل صاحب نے جلسہ کو خطاب کیا

جنرل راجندر سنگھ صاحب

نے اپنی تقریر کا آغاز حضرت شیخ سعدی کے مندرجہ ذیل اشعار سے فرمایا

گِلے خوشبوئے در حمام روزے
رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری
کہ از بوئے دل آویز تو مستم
بگفتا من گِلے ناچیز بودم
ولیکن مدتے با گُل نشستم
جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہمہ خاکم کہ ہستم

ان اشعار کو نہایت دلنشین انداز میں پڑھنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ یہ جو خوشبو اس اونچے گھرانے سے اور اونچی مجلس کی طرف سے چاروں طرف پھیلی وہ مجھے ادھر کھینچ لائی ہے اور میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے یہاں تک کی رہنمائی کی

میں انسانی ترقی کا دلدادہ ہوں اور ایسی باتوں کا میرے میں شوق ہے ۔ جب میں اس قسم کی محفلیں اور مجلسیں دیکھتا ہوں تو دل میں عجیب ولولے اٹھتے ہیں ۔ انسان کو انسان سمجھنا اور مذہبی رواداری رکھنی ایک بہت بڑی اور اونچی بات ہے ۔ یہ رواداری کی تعلیم جو اس سٹیج سے بلند کی جا رہی ہے یہ ایک پرانی اور دقیانوسی تعلیم نہیں بلکہ حال کے لئے بھی اور مستقبل کے لئے بھی ایک بہت بڑی مشعلِ راہ ہے

یہاں ابھی ابھی کئی پیشوایانِ مذاہب کے نام نہایت احترام سے لئے گئے ہیں یہی مذہب اور پیشوایانِ مذاہب کے ساتھ یہی احترام تمام مذاہب اختیار کر لیتے تو دنیا ہمیشہ کے لئے امن اور شانتی کا گھر بنا ہوتی ۔

گرو نانک جی مہاراج نے بھی یہی سندر تعلیم پیش کی ہے کہ

" اول اللہ نور اُپایا قدرت دے سب بندے "۔ اگرچہ ہم بنا رہے مرید خراب کر سے کہ ایک ہی خدا کے ہم سب بندے ہیں ۔ لیکن افسوس کہ ان بانیان مذاہب کے پیروکار اس سندر تعلیم کو بگاڑ کر پیش کر رہے ہیں

جب دنیا میں اس قسم کی حالت پیدا ہوتی ہے تو کوئی نیک آدمی اللہ کی طرف سے کھڑا ہوتا ہے ۔ اور ان نیک تعلیمات کو اپنا کر سچے اور سلجھے ہوئے طریق سے دنیا میں جاری کرتا ہے ۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی خدا نے مرزا صاحب بانی سلسلہ کے خلیفہ صاحب کو کھڑا کیا ہے ۔ بانی احمدیت نے اپنی یہ تحریک اخلاقی پہلو مد نظر رکھتے ہوئے نہایت سلجھے ہوئے طریقہ سے دنیا کے سامنے رکھ دی ۔ اس کو ہم سمجھیں یا نہ سمجھیں ۔ بہر حال یہ سب اچھی باتیں ہیں ۔ اگر ہم نہ سمجھیں تو ہماری کمزوری ہے اور جہالت ہے ۔

جناب جنرل صاحب نے فرمایا ۔

" رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم حضرت محمد صاحب نے کیسی اونچی باتیں بتائی ہیں کہ اگر خدا کی طرف سے تجھ کو سرفرازی ملی ہے تو اُسے ٹھیک طریق سے استعمال کیا جائے غلط طریقہ سے نہیں ۔

انسان اگر اپنی ہستی کے متعلق غور کرے تو اس کی حقیقت اسے معلوم ہو جائے ۔ دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ سکندر اعظم اور خسرو جیسے لوگ پیدا ہوئے تھے ۔ لیکن وہ سب آج کہاں ہیں ۔ وہ سب کے سب اس خاک کے اندر مل گئے ۔ گویا انسان کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ۔

حضرت رسول پاک صلعم بڑی بڑی اونچی باتیں کہہ گئے ہیں ۔ آپ نے جہاں خدا تعالیٰ پر کامل توکل اور بھروسہ کرنے کی تعلیم دی ہے وہاں آپ نے اونٹنی کے گھٹنے باندھنے کے لئے بھی کہا ہے یعنی انسانی تدابیرات کو بھی استعمال میں لاؤ ۔

میں پورے عقیدہ کے ساتھ اور وثوق سے کہتا ہوں کہ ہم سب دس سال، بیس سال ۔ سو سال ۔۔ اس سال گذر جائیں لیکن ہم سب ایک دن مر جائیں گے ۔

میرے دل میں تڑپ اور امنگ ہے کہ حضرت خلیفہ صاحب کا درشن حاصل کروں ۔ آپ ایم پی ایز کی خدمت میں جو پاکستان سے تشریف لائے ہیں ۔ اپنی طرف سے پنجاب کے ایک لیڈر ہونے کی حیثیت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ حضرت خلیفہ صاحب کی خدمت میں میری (General Rajendra Singh Sparrow یعنی جنرل سپیرو) کی طرف سے یہ درخواست پہنچا دیں کہ وہ سرزمین ہندوستان میں تشریف لائیں ہم ضرور ان کا درشن حاصل کریں گے اور وہ بھی روحانی رہنمائی فرمائیں ۔ پھر ہم سب ان کی روحانی اور آتمک باتوں سے حظ اٹھانا چاہتے ہیں ۔ ان جیسے مہاپرشوں کے قدموں کے اوپر چلتے ہوئے اپنی زندگی

آگے بڑھانا چاہتے ہیں ہم ... آن کھلا ہے بالکل اور بڑی محبت سے یادہ ہو گفت کرتے ہیں ۔ ان کا جو فرمان ہو اُس کی ہم قدر کریں گے ۔ ہم سب خلیفہ جی کی تعلیم سے کہ انسانی اخلاقی رہنمائی حاصل کریں گے اگر ہم ان کی باتوں کا ... کر آگے بڑھیں گے تو ہماری بدقسمتی ہوگی ۔ لیکن ہمارے یہ بچے آگے بڑھیں گے ۔ یہ رُک نہیں سکتے ۔

جناب جنرل صاحب نے کہا آخر میں آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ آپ نے دعوت دی اور چند باتیں کرنے کا موقعہ دیا ۔ میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ احمدیہ سوسائٹی کے ساتھ تعلق رکھنے والے جتنے بھی لوگ یہاں ہیں آپ ایک درست قیمتی جنرل سپیریئر پر ہمیشہ پورا بوجھ ڈال سکتے ہیں کوئی بھی کام جو انصاف کے ساتھ ہوگا ۔

جناب جنرل راجندر سنگھ جی کی یہ تقریر نہایت توجہ اور دلچسپی سے سُنی گئی ۔

جنرل صاحب کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ ... صدر ہندوستانی قافلہ کے قائد بھی تھے ۔ انہوں نے ہندوستان و پاکستانی بھائیوں کی طرف سے شکریہ ادا کیا ۔

اس تقریر کے بعد مکرم محترم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور خارجہ سٹیج پر تشریف لے آئے اور مندرجہ ذیل موضوع پر تقریر فرمائی

جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت اور شاندار مستقبل

آپ نے سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کرانے کے بعد بیان فرمایا کہ احمدیت خالصۃً مذہبی اور بین الاقوامی اسلامی تحریک ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے قدیم نوشتوں کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہوئی ہے ۔ اس الٰہی تحریک کا حقیقی مشن اس کے سوا کچھ نہیں کہ خدا کا وہ کامل اور ہمیشہ قائم رہنے والا قانون اور دستور جو مکہ کی پیاری بستی میں سرزمین عرب کے آنحضرت محمد عربی صلعم کے مقدس ذریعہ دوبارہ نازل ہوا ۔ لیکن خود مسلمانوں کی ہی بدبختی اور سرد مہری سے وہ صرف قرآن مجید کے اوراق میں سمٹ کر رہ گیا ۔ ایک مرتبہ پھر پوری شان و شوکت کے ساتھ قائم ہو جائے ۔

اس کے بعد آپ نے جماعت احمدیہ کا قیام اور اس کے عظیم الشان کارنامے نہایاں موثر طریق پر بیان فرمائے ۔ اس ضمن میں آپ نے جماعت ہائے احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں جاری شدہ عظیم الشان تبلیغی سرگرمیاں اور ان کے نتائج کے متعلق اعداد و شمار کی روشنی میں ذکر فرمایا ۔

آپ نے مختلف زاویہ نظر سے ثابت فرمایا کہ احمدیت کے ذریعہ دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب عنقریب ہونے والا ہے کہ دنیا کی گویا کایا پلٹ ہو جائے گی ۔ ایک نئی زمین ہوگی اور ایک نیا آسمان اور ایک عالمگیر انقلاب روحانی ذرائع سے عالم وجود میں آئے گا ۔

قضائے آسمان است ایں

بہر حالت شود پیدا !

مکرم مولوی مبارک علی صاحب کی تقریر کے بعد جناب مکرم ڈاکٹر اختر احمد صاحب اورینوی پروفیسر پٹنہ یونیورسٹی کی تقریر ہوئی ۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا

فلسطین کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں

آپ نے بنی اسرائیل کی قدیم تاریخ کا قدرے تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد یہود کا فلسطین پر قبضہ کو قرآن کریم کا ایک پیشگوئی کے پوری ہونے کی طرف دلالت فرمائی ۔ آپ نے سیدنا حضرت محمد عربی صلعم کی مختلف پیشگوئیوں کا جو یاجوج ماجوج اور دجال کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہیں ذکر کرنے کے بعد ثابت فرمایا کہ یاجوج ماجوج روس و امریکہ کی سیاسی قوتوں کا اور دجال مذہبی قوت (عیسائیت وغیرہ) کا نام ہے اور رسول عربی صلعم کی ہی پیشگوئی کے مطابق آج یہودی دجالی فتنہ کے کندھے پر چڑھ کر یعنی یاجوج ماجوج کی مدد و اور تائید کے ذریعہ فلسطین پر قابض ہو رہے ہیں ۔ یہ مذکورہ دونوں طاقتیں کبھی بھی کسی بات پر متفق نہیں ہوئیں اور یہ دونوں طاقتیں اپنے اندر ہر بات پر اختلاف رکھتی ہیں لیکن اسرائیل کے قیام کے وقت اس معاملہ میں دونوں طاقتیں ایک ہو گئیں ۔ فاضل مقرر نے آیۃ قرآنی فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا کی تشریح کی آپ نے یہودیوں کو ان کی پچھلی تاریخوں کی روشنی میں خنزیری صفت ثابت کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت رسول پاک صلعم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علامات میں سے ایک قتل خنزیر بھی بتائی ہے ۔ لہٰذا تحریک احمدیت کے ذریعہ ہی اس فتنہ کا خاتمہ ہوگا ۔

اس مقدس جلسہ کی آخری تقریر مکرم محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل کی اسی عنوان پر ہوئی کہ

اسلامی تعلیم اس زمانہ میں نہ صرف قابل عمل ہے بلکہ ضروری ہے

آپ نے فرمایا کہ آج دنیا نے سائنس اور ٹیکنالوجی میں شاندار ترقی حاصل کی ہے اس زمین میں بسنے والے آسمان کو فتح کرنے میں کوشاں ہیں ۔ آج دنیا کی حالت ایک شہر کی مانند ہو چکی ہے ۔ بحیثیت مسلمان بڑے فخر کے ساتھ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ آج دنیا کا کوئی مذہب دنیا کی رہنمائی کر سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف اسلام ہی ہے کیونکہ اس کا نزول کسی خاص طبقہ یا رنگ و نسل کے لئے نہیں بلکہ اس کی تعلیم عالمگیر ہے جیسا کہ فرمایا :-

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۔ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔ وہ تعلیم جو عالمگیر ہو وہی دنیا کی صحیح رہنمائی کر سکتی ہے ۔

فاضل مقرر نے موجودہ دنیا کی خطرناک حالت کا دلنشیں پیرایہ میں تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس خطرناک اور ہولناک تباہی سے انسان اسی صورت میں بچ سکتا ہے جب وہ اسلام کی بین الاقوامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو ۔ آپ نے موجودہ زمانہ کے اہم مسائل اور مشکلات کا اسلامی نقطۂ نگاہ سے جو حل بیان کیا گیا ہے اُسے نہایت عمدہ پیرایہ میں ذکر کیا ۔ مثلاً رنگ و نسل کا امتیاز اقتصادی مشکلات موجودہ اشتراکی نظام غذائی مسئلہ ۔ قحط اور راشن بندی ، ذخیرہ اندوزی کا بلیک مارکیٹنگ ، حکومت و رعایا کا باہمی تعلق وغیرہ امور پر روشنی ڈالتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی برتری اور ان پر عمل پیرا ہونے کے خوش کن نتائج کا ذکر فرمایا ۔

اس کے بعد مکرم محمد احمد صاحب انور نے سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی ایک رقت آمیز نظم سے

خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو

دیارِ مہدیٔ آخر زماں میں رہتے ہو

نہایت دلنشین انداز میں پڑھ کر سنائی ۔

شکریہ

آخر میں محترم حضرت ناظر صاحب اعلیٰ کی ہدایت کے مطابق مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور خارجہ قادیان نے شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ

تقسیم ملک سے لے کر اب تک ہر سال خدا تعالیٰ کی آواز ہو اس مقدس بستی سے اُٹھی تھی باقاعدگی سے اس کا یہاں اعادہ ہوتا آ رہا ہے ۔ ہمارا یہ دیرینہ مشاہدہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے غیر مسلم بھائیوں کے قلوب میں ہمارے متعلق مخلص گہری محبت پیدا کی ہے ۔ اور حکومت وقت ہمارے ساتھ ہر رنگ میں تعاون فرماتی ہے ۔ اور ہر قسم کی سہولیات بہم پہنچانے کی کوشش کرتی ہے ۔ آپ نے حکومت وقت متعلقہ عہدیداران اور پولیس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آخر میں فرمایا کہ یہ الٰہی سلسلہ ہے اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس نے ہمارے سلسلہ کو قائم کیا ہے جو فرد یا جو افسر اور جو حاکم وقت بھی ہمارے ساتھ محبت و احسان کا سلوک کرے گا ضرور جزائے خیر دے گا ۔

اس کے بعد یہ بابرکت جلسہ ۱/۲ ۵ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ۔

آخری دن کا شبینہ اجلاس

مورخہ ۲۲ر نومبر ۶۷ء بروز اتوار کا شبینہ اجلاس ۸ بجے رات محترم حضرت میرزا وسیم احمد صاحب ناظر خدمت درویشان قادیان کی زیر صدارت مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا ۔ مکرم مولوی محمد اکبر خان صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اپنی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی جو انہوں نے خلافت ثالثہ کے انتخاب کے وقت ایمان افروز منظر سے متاثر ہو کر کہی تھی ۔

اس کے بعد محترم مولانا امینی صاحب نے وہ تمام پیغامات پڑھ کر سنائے جو ہندوستان کے مختلف عہدیداران اور حکومتِ وقت کے سربراہوں کی طرف سے موصول ہوئے تھے ۔ اس کے بعد محترم مولوی صاحب [illegible] نے وہ تمام درخواستہائے دعا کے اعلانات پڑھ کر سنائے ۔ جو ہندوستان اور بیرونجات کے احباب جماعت کی طرف سے موصول ہوئی تھیں ۔ اس کے بعد مکرم و محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے

خلافتِ ثالثہ کی برکات

کے عنوان پر نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی ۔

آنمحترم نے خلافت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ خلافت نبوت کا تتمہ و تکملہ ہوتی ہے ۔ خدا تعالیٰ خلافت کے ذریعہ انوار نبوت کو ممتد کرتا ہے ۔ نبوت خدا تعالیٰ براہِ راست اور خلافت انسانوں کے ذریعہ عطا فرماتا ہے نبی پر ایمان لانے والے جب اس کی روحانیت سے فیض یاب ہوتے ہیں اور اس کے وصال پر اپنی زندگی

خلا محسوس کرتے ہیں تو خدا ان لوگوں کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ اپنے میں سے ایک کو خلیفہ منتخب کریں۔ گویا انتخاب تو لوگوں کی طرف سے ہوتا ہے لیکن خلفاء کا تقرر خدا [illegible] کرتا ہے۔ ایسے انتخاب کے موقعہ پر خدا تعالیٰ اپنی مرضی کا اظہار فرماتا ہے

محترم مولوی صاحب نے آیت استخلاف میں بیان فرمودہ علامات بیان کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ ان علامات کے ذریعہ ہم خلفاء راشدین کی شناخت کرتے ہیں ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا [illegible] اور کر رہے ہیں کہ خلافتِ ثالثہ بھی خدا تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان اور انعام ہے۔

فاضل مقرر نے خلافت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف الوصیت میں سے چند اقتباس پڑھ کر سنائے

آپ نے دورانِ تقریر انتخابِ خلافتِ ثالثہ کے نہایت ہی ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام لوگوں نے جو انتخاب کے موقعہ پر موجود تھے [illegible] نظارہ دیکھ کر یہ یقین کر لیا کہ خلافت خدا تعالیٰ قائم کرتا ہے۔ اور یہ جماعت یقینی طور پر خدا تعالیٰ کی اپنی قائم کردہ ہے۔ آپ نے بتایا کہ خلیفہ ثالث کا انتخاب بہت عظیم برکات کا پیش خیمہ ہے اور اس انتخاب کے ذریعہ سے بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوئیں

محترم مولوی صاحب نے اس سلسلہ میں کئی پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر چسپاں فرمائیں۔

آپ نے خلافتِ ثالثہ کی برکات کے تذکرہ میں فرمایا کہ خلافتِ ثالثہ کے ذریعہ جماعت کا اتحاد مضبوط ہوا۔ اور جماعتی شیرازہ بندی قائم رہی اور حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان تمام الہامی چیلنجوں کو اور دعوت ہائے مقابلہ کو از سر نو دہرایا جو اسلام اور احمدیت کے مخالفوں کے لئے کئے گئے تھے۔ خدا تعالیٰ نے اس خلافت کے ذریعہ اپنی ہستی کا ثبوت ایک دفعہ اور ظاہر فرمایا۔ فاضل مقرر نے خلیفۃ المسیح الثالث کی قبولیتِ دعا کے کئی ایمان افروز واقعات سنائے۔ اس کے بعد محترم مولوی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ کی جاری فرمودہ تحریکات کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے ان تحریکات کی برکات اور بہترین نتائج [illegible] بیان فرمائے۔

آخر میں آپ نے حضرت اقدس ایدہ اللہ کے کامیاب سفرِ یورپ کا ذکر فرماتے ہوئے بتایا کہ خلافتِ ثالثہ کا دور بہت بڑی اور عظیم فتوحات کا دور ہے۔ جہاں ہم خلافتِ ثالثہ کی برکات پر نظر اٹھا کر خوش ہوتے ہیں وہاں ہم پر بہت بڑی ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔

محترم مولوی صاحب کی یہ ایمان افروز تقریر نہایت توجہ اور پورے انہماک سے سنی گئی۔ محترم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سٹیج پر تشریف لاتے اور حاضرین [illegible] فرمایا۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا خطاب

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا:-

جلسہ سالانہ کی تقاریر کا پروگرام [illegible] بخیر و خوبی ختم ہو گیا ہے پروگرام میں میری بھی ایک تقریر تھی۔ لیکن جلسہ سے چند روز قبل مجھے [illegible] تکلیف اور بخار ہو گیا تھا۔ اب [illegible] ہے۔ اس لئے وہ مضمون [illegible] سنا یا نہیں اس خیال سے کوئی ثواب سے محروم نہ ہو جائے آپ حضرات سے چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

خدائی مشیت کے مطابق احمدیت کے دائمی مرکز قادیان دارالامان سے حضرت خلیفۃ المسیح کو ہجرت کرنی پڑی اور اکثریت ہجرت کر کے چلی گئی۔ اور ہندوستان میں جو احمدی جماعتیں ہیں وہ اپنے خلیفہ سے اس رنگ میں روحانی رابطہ قائم نہیں رکھ سکتیں جیسا تقسیمِ ملک سے قبل انہیں میسر تھا۔ اپنے امام سے رابطہ پیدا کرنے کے دو طریق ہیں۔ پہلا طریق یہ ہے کہ ذاتی ملاقات کے وقت بالمشافہ گفتگو کی سعادت حاصل ہو۔ اور دوسرا طریقہ خط و کتابت ہے۔

موجودہ حالات کے باعث پہلے طریق سے ہم میں سے اکثر محروم ہیں۔ اور ہزاروں ہزار احمدی حضرات ایسے ہیں جنہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یا تصویر دیکھی ہے یا آج ٹیپ ریکارڈ (Tape Record) کے ذریعہ اپنے آقا کی آواز سنی ہے۔

اب ہمارے لئے خط و کتابت ہی ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے جو ذریعہ بھی ہمیں میسر ہے اس کو استعمال میں لا کر اپنے پیارے آقا سے تعلق پیدا کرنا ہے

آپ نے فرمایا۔ جماعت کا ایک بہت بڑا حصہ سلسلہ کے اخبارات کو غور سے نہیں پڑھتا اور نہ اس میں دلچسپی لے رہا ہے۔ اس وجہ سے باقاعدہ وہ خلیفہ وقت اور مرکز سے رابطہ قائم نہیں کر سکتے ہیں۔

ہماری عملی زندگی اور اصلاح کے لئے خلیفۂ وقت کے پند و نصائح اور خطبات و تقاریر کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ آپ نے خاص طور پر نوجوانانِ احمدیت اور نوجوانانِ جماعت کو مخاطب فرماتے ہوئے سلسلہ کے اخبارات و رسائل کو اس نیت سے پڑھنے کی تلقین فرمائی کہ ان تقاریر و نصائح میں ہماری زندگی اور مستقبل کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جب ہمارا ایمان ہے کہ خلیفہ کو خدا بناتا ہے تو لازمی اور یقینی بات ہے کہ خلیفہ کی طرف سے جو بھی تحریکات ہوتی ہیں وہ ناقابلِ عمل ہرگز ہرگز نہیں ہوتیں بلکہ یقیناً جماعت کے افراد ان تحریکات پر عمل پیرا ہونے کی طاقت اور استعداد موجود ہے۔

آپ نے فرمایا:-

خدا تعالیٰ جس کو خلیفہ مقرر فرماتا ہے آپ کو قبولیتِ دعا کی نعمت سے بھی سرفراز فرماتا ہے اس لئے ہمیں چاہئیے کہ ہم حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتے رہیں اور ان برکات سے مستفیض ہوں۔

بعدہٗ محترم حضرت میر داؤد احمد صاحب صدر مجلس نے آخری خطاب فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ امسال ہمارا یہ جلسہ نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ آپ نے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کے خطاب کی تائید میں حضرت خلیفۂ وقت کے ساتھ خط و کتابت کے ذریعہ تعلق پیدا کرنے پر زور دیا۔ اور آپ نے تمام وزیٹنگ قادیان اور احباب جماعتِ ہندوستان کے حق میں دعا کی اور شکریہ ادا فرمایا۔

محترم میر صاحب نے فرمایا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین اطال اللہ عمرہٗ اپنے خطبوں تقریروں اور دیگر مجلسوں میں بار بار فرماتے ہیں کہ آئندہ ۲۵-۳۰ سال کا عرصہ دنیا کے لئے بہت ہی خطرناک ہے۔ ہمیں نے بارہا محسوس کیا ہے کہ دنیا پر آنے والی تباہی کی وجہ سے حضور اقدس کے قلب پر بہت بڑا اثر ہے۔ وہ کیفیت ایک اضطرابی کیفیت ہے جس کو صرف محسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ اور [illegible] ہم دور دور ہیں حضور کی قربت میں رہنے والے ہیں۔ اس بات کا بڑا احساس ہے۔ حضرت اقدس اس امر کے لئے بہت فکر مند ہیں کہ دنیا اپنے خالق کو پہچان کر اس تباہی سے بچ جائے۔

اس کے بعد محترم صدر صاحب نے ایک طویل اور پر سوز اجتماعی دعا فرمائی۔ بعدہٗ جماعت احمدیہ بھارت کا بیسواں جلسہ سالانہ اپنی پوری شان و شوکت اور روحانی ماحول و مسرور تے ہوئے نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

الحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

دعوتِ ولیمہ

۱۹ دسمبر کو بعد نماز مغرب عزیزم سلیم احمد ابن ماسٹر نثار احمد صاحب مرحوم نے اپنی شادی خانہ آبادی کی [illegible] دعوتِ ولیمہ دی جس میں حضرت امیر صاحب مقامی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور بیگم صاحبہ کے قریب احمدی احباب نے شرکت کی۔

عزیزم سلیم احمد کا نکاح [illegible] بی رسیم النساء صاحبہ بنت [illegible] صاحب آف سکندر آباد سے ہوا تھا۔ امسال جلسہ سالانہ پر رخصتانہ کے دا[illegible] جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے تھے۔ [illegible] قادیان ہی میں مورخہ ۱۹ دسمبر بروز جمعہ اس رنگ تقریب رخصتانہ عمل میں آئی تھی۔

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ

اپنی کوتاہیوں کو دور کرنے کا ایک بہترین موقعہ ہے

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہو رہا ہے جس میں ہم نوافل اور دعاؤں کے ذریعہ اپنی سال بھر کی کوتاہیوں اور خامیوں کا ازالہ کر سکتے ہیں یہی بابرکت مہینہ ہے جبکہ مخلصین جماعت صدقہ خیرات اور مالی قربانیوں کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب حاصل کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینہ میں بے انتہا صدقہ و خیرات دیتے۔ آپ کا ہاتھ تیز ہوا کی طرح چلتا تھا اسلئے احبابِ جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ جہاں اس مہینہ میں اپنے دوسرے لازمی چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کی کوشش کریں وہاں صاحبِ نصاب احباب ان ایام میں زکوٰۃ کے ذریعہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دیں۔

ناظر بیت المال قادیان